109248 ـ حیض کا خون بند ہونے اور غسل کرنے سے قبل طلاق دے دی

سوال

میں نے اپنی بیوی کو تیسری طلاق اس وقت دی کہ مجھے اس کے متعلق شك تھا کہ آیا وہ حیض کی حالت میں تھی یا کہ طہر کی حالت میں، مجھے پتہ چلا کہ خون بند ہو چکا تھا لیکن اس نے ابھی غسل نہیں کیا تھا، تو کیا میری طلاق واقع ہو گئی ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

حیض کی حالت میں دی گئی طلاق بدعی ہے، اور اس کے واقع ہونے میں اہل علم کا اختلاف پایا جاتا ہے، جیسا کہ سوال نمبر (72417) کے جواب میں بیان ہو چکا ہے، اور جب حیض کا خون بند ہو جائے اور عورت نے غسل نہیں کیا تو اس کے لیے طلاق مباح اور واقع ہو جائیگی؛ کیونکہ وہ اس وقت حائضہ عورت شمار نہیں ہوتی.

ابن قدامہ رحمہ اللہ نے المغنی میں ذکر کیا ہے کہ:

" جب حیض کا خون بند ہو جائے تو حیض کی بنا پر طلاق دینے کی حرمت زائل ہو جاتی ہے، اس لیے اگر خاوند اسے طلاق دے دے تو یہ طلاق جائز ہے اور واقع ہو جائیگی چاہے اس نے غسل نہ بھی کیا ہو، امام احمد اور امام شافعی رحمہما اللہ کا مسلك یہی ہے؛ کیونکہ خون رك جانے کی بنا پر وہ پاك ہو چکی ہے.

اور زاد المستقنع میں درج ہے:

" جب خون بند ہو جائے اور عورت نے غسل نہ کیا ہو تو تو روزے اور طلاق کے علاوہ کچھ مباح نہیں ہوتا "د

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ اس کی شرح کرتے ہوئے کہتے ہیں:

" خون بند ہو جانے کے بعد طلاق کے جواز کی دلیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے:

" اسے حکم دو کہ وہ اس سے رجوع کرے، اور پھر اسے طلاق طہر میں دے یا پھر حمل میں "

اور خون رك جانے پر عورت پاك ہو جاتی ہے " انتہی

دیکھیں: الشرح الممتع (1 / 384).

اور شیخ محمد المختار شینقیطی حفظہ اللہ کہتے ہیں:

" عورت کو حیض کی حالت میں طلاق دینا جائز نہیں تو اگر خون بند ہو گیا اور غسل نہیں کیا اور طلاق خون بند ہونے کے بعد اور غسل سے پہلے ہوئی تو کیا حکم ہے ؟

وہ کہتے ہیں: طلاق واقع ہو جائیگی؛ کیونکہ طلاق کو غسل کے ساتھ مؤقت نہیں کیا گیا، لیکن باقی ممنوعات کے لیے غسل کرنا ضروری ہے، مثلا جماع اور اس کا مسجد میں داخل ہونا، اسی طرح مسجد سے گزرنا اور مسجد میں ٹھرنا وغیرہ دوسری حیض کی حالت میں ممنوعات " انتہی

ماخوذ از: شرح زاد المستقنع.

واللہ اعلم.